http://www.NastaliqOnline.ir

سُوْرَة يٰسٓ

آيات 1 - 12

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

يٰسٓ ۚ ﴿۱﴾ وَالۡقُرۡاٰنِ الۡحَكِيۡمِ ۙ ﴿۲﴾ اِنَّكَ لَمِنَ الۡمُرۡسَلِيۡنَ ۙ ﴿۳﴾ عَلٰى
صِرَاطٍ مُّسۡتَقِيۡمٍ ؕ ﴿۴﴾ تَنۡزِيۡلَ الۡعَزِيۡزِ الرَّحِيۡمِ ۙ ﴿۵﴾ لِتُنۡذِرَ قَوۡمًا مَّاۤ اُنۡذِرَ
اٰبَآؤُهُمۡ فَهُمۡ غٰفِلُوۡنَ ﴿۶﴾ لَقَدۡ حَقَّ الۡقَوۡلُ عَلٰٓى اَكۡثَرِهِمۡ فَهُمۡ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ
﴿۷﴾ اِنَّا جَعَلۡنَا فِىۡۤ اَعۡنَاقِهِمۡ اَغۡلٰلًا فَهِىَ اِلَى الۡاَذۡقَانِ فَهُمۡ مُّقۡمَحُوۡنَ ﴿۸﴾ وَ
جَعَلۡنَا مِنۡۢ بَيۡنِ اَيۡدِيۡهِمۡ سَدًّا وَّمِنۡ خَلۡفِهِمۡ سَدًّا فَاَغۡشَيۡنٰهُمۡ فَهُمۡ لَا
يُبۡصِرُوۡنَ ﴿۹﴾ وَسَوَآءٌ عَلَيۡهِمۡ ءَاَنۡذَرۡتَهُمۡ اَمۡ لَمۡ تُنۡذِرۡهُمۡ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ
﴿۱۰﴾ اِنَّمَا تُنۡذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكۡرَ وَخَشِىَ الرَّحۡمٰنَ بِالۡغَيۡبِ ۚ فَبَشِّرۡهُ
بِمَغۡفِرَةٍ وَّاَجۡرٍ كَرِيۡمٍ ﴿۱۱﴾ اِنَّا نَحۡنُ نُحۡىِ الۡمَوۡتٰى وَنَكۡتُبُ مَا قَدَّمُوۡا وَ
اٰثَارَهُمۡ ؕ وَكُلَّ شَىۡءٍ اَحۡصَيۡنٰهُ فِىۡۤ اِمَامٍ مُّبِيۡنٍ ﴿۱۲﴾ ع

سورۃ یٰس کی فضیلت کی روایات

- سورۃ کا زمانۂ نزول مکی زندگی کا دور متوسط ہے جس میں اذیت رسانی کا عمل زوروں پر تھا۔ مخالفین کو اس پر توجہ دلانے کے لیے زوردار انذار سے کام لیا گیا ہے
- امام احمد، ابو داؤد، نِسائی، ابن ماجہ اور طبرانی و دیگر نے مَعقِل بن یَسار سے روایت کیا ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا یٰس قلب القرآن، یعنی یہ سورہ قرآن کا دل ہے
- حضرت مَعقِل بن یسار سے امام احمد، ابو داؤد اور ابن ماجہ نے یہ روایت بھی نقل کی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا : اقرءوا سُورۃ یٰس علیٰ موتاکم۔ "اپنے مرنے والوں پر سورہ یٰس پڑھا کرو۔"
- حدیث کی کتب میں سورۃ یٰس سے متعلق ٦ دیگر روایات بھی موجود ہیں محدث البانی نے ان روایات کی اسناد کو ضعیف قرار دیا ہے

فضیلت کی روایات

- ضعیف وہ حدیث جس میں حسن حدیث کی شرائط مکمل طور پر نہ پائی جاتی ہوں
- ضعیف احادیث موضوع یا گھڑی ہوئی نہیں ہیں
- بہت ساری احادیث سند کے اعتبار سے ضعیف مگر معنی کے اعتبار سے صحیح ہوتی ہیں
- جمہور علما و محدثین اور فقہائے کرام کے مطابق ضعیف احادیث عقائد اور احکام وغیرہ میں مقبول نہ ہونگی، البتہ فضائل اعمال، مغازی، سیر ،اور ترغیب وترہیب کے باب میں ان احادیث کو قبول کیا جائے گا
- محدثین اور فقہا نے ضعیف احادیث کو قبول کرنے کی شرائط بیان کردی ہیں
- بیک جنبشِ زبان و قلم ان احادیث کو مسترد کردینا صحیح طرز عمل نہیں ہے

سورة یٰس کی فضیلت کی روایات

- عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الأَسْقَعِ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : " أُعْطِيتُ مَكَانَ التَّوْرَاةِ السَّبْعَ الطُّوَلَ ، وَأُعْطِيتُ مَكَانَ الزَّبُورِ الْمِئِينَ ، وَأُعْطِيتُ مَكَانَ الإِنْجِيلِ الْمَثَانِيَ ، وَفُضِّلْتُ بِالْمُفَصَّلِ " (مسند أحمد بن حنبل، المعجم الكبير للطبراني، شعب الإيمان للبيهقي)
- نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ مجھے سات طوال سورتیں تورات کی جگہ پر دی گئیں، مئین یعنی سو آیات والی سورتیں انجیل کی جگہ پر دی گئیں، مثانی سورتیں زبور کی جگہ پر دی گئیں اور مفصلات سے اللہ تعالیٰ نے مجھے فضیلت دی ہے، یعنی ان کی مثل کوئی چیز کسی اور نبی کو نہیں دی گئی
- (طوال- البقرہ تا اعراف، مئین - یونس تا فاطر، مَثَانی - یٰسین تا حجرات مُفَصَّل ق تا الناس)

سورۃ یٰسں

- سورۃ یٰس کے دیگر کئی نام بھی ہیں:
  - **مُعَمِّمَہ** کیونکہ اس کے پڑھنے والے کو دونوں جہانوں کی بھلائی بھی عطا ہوتی ہے
  - **دافعہ** کہ یہ اپنے پڑھنے والے سے ہر برائی کو دفع کرتی ہے
  - **عظیمہ** ایک حدیث میں اس کا نام عظیمہ بھی آیا ہے (اخرجہ ابو نصر اسجزی عن عائشہ)
  - **مدافعہ** یعنی اپنے پڑھنے والے سے بلاؤں کو دفع کرنے والی
  - **قاضیہ** -حاجات کو پورا کرنے والی- (روح المعاني)
  - اس کاایک نام قلب بھی ہے- (روح المعانی ،مواهب الرحمن)

سورۃ یٰس

- سورۃ یٰس قرآن کی دعوت کو نہایت پر زور طریقے سے پیش کرتی ہے جس سے روح میں حرکت پیدا ہوتی ہے۔
- اس میں اِنذار کا پہلو غالب اور نمایاں ہے مگر بار بار اِنذار کے ساتھ استدلال سے تفہیم بھی کی گئی ہے
- استدلال تین امور پر :

1. توحید پر آثار کائنات اور عقل عام سے
2. آخرت پر آثار کائنات، عقل عام اور خود انسان کے اپنے وجود سے
3. رسالت پر آپؐ کی بے لوث اور بے غرضانہ مشقتِ تبلیغ سے

سورۃ یٰس

- سورۃ یٰس کو قلب قرآن فرمانے کی یہ وجہ ہو سکتی ہے کہ اس سورۃ میں قیامت اور حشر و نشر کے مضامین تفصیل اور بلاغت کے ساتھ آئے ہیں
- اصول ایمان میں سے عقیدہ آخرت وہ چیز ہے جس پر انسان کے اعمال کی صحت موقوف ہے۔ خوف آخرت ہی انسان کو عمل صالح کے لئے مستعد کرتا ہے اور وہی اس کو ناجائز خواہشات اور حرام سے روکتا ہے۔
- جس طرح بدن کی صحت قلب کی صحت پر موقوف ہے اسی طرح ایمان کی صحت فکر آخرت پر موقوف ہے (روح المعانی بحوالہ م.ق)

سورة یٰسٓ

- آپؐ کاارشاد **اقرءواسُورة یٰسٓ علیٰ موتاکم** اپنے مرنے والوں پر سورہ یٰسٓ پڑھا کرو
- اس کی مصلحت یہ ہے کہ مرتے وقت مسلمان کے ذہن میں نہ صرف یہ کہ تمام اسلامی عقائد تازہ ہو جائیں، بلکہ خصوصیت کے ساتھ اس کے سامنے عالم آخرت کا پورا نقشہ بھی آ جائے اور وہ جان لے کہ حیات دنیا کی منزل سے گزر کراب آگے کن منزلوں سے اس کو سابقہ پیش آنے والا ہے
- اس مصلحت کی تکمیل کے لیے مناسب یہ معلوم ہوتا ہے کہ غیر عربی داں آدمی کو سورہ یٰسٓ سنانے کے ساتھ اس کا ترجمہ بھی سنا دیا جائے تاکہ تذکیر کا حق پوری طرح ادا ہو جائے (تفہیم القرآن)

سورة یٰس

- اس سورۃ کا نزول مکہ کے دَورِ متوسط کا آخری زمانہ ہے 6 سے 10 نبوی
- توحید کا مضمون پوری سورۃ میں پھیلا ہوا ہے۔
- توحید کے اسی مضمون کی مناسبت سے اللہ تعالیٰ نے اپنے لیئے 45 مرتبہ سے زیادہ ضمیر جمع کا صیغہ (ہم) استعمال کیا ہے
- سورۃ میں اللہ کی قدرت، طاقت، اسکی بادشاہت اور اسکے اختیار و تصرف کی تفصیل ہے
- اسکے مرکزی مضامین میں غیر اللہ کی بے اختیاری اور اللہ کی قدرت، طاقت اور اختیار کو تسلیم کرکے محمد ﷺ کو رسول مان کر آپؐ کی دعوتِ توحید و آخرت اور قرآن پہ ایمان لانے کی دعوت اور اس پر انذار

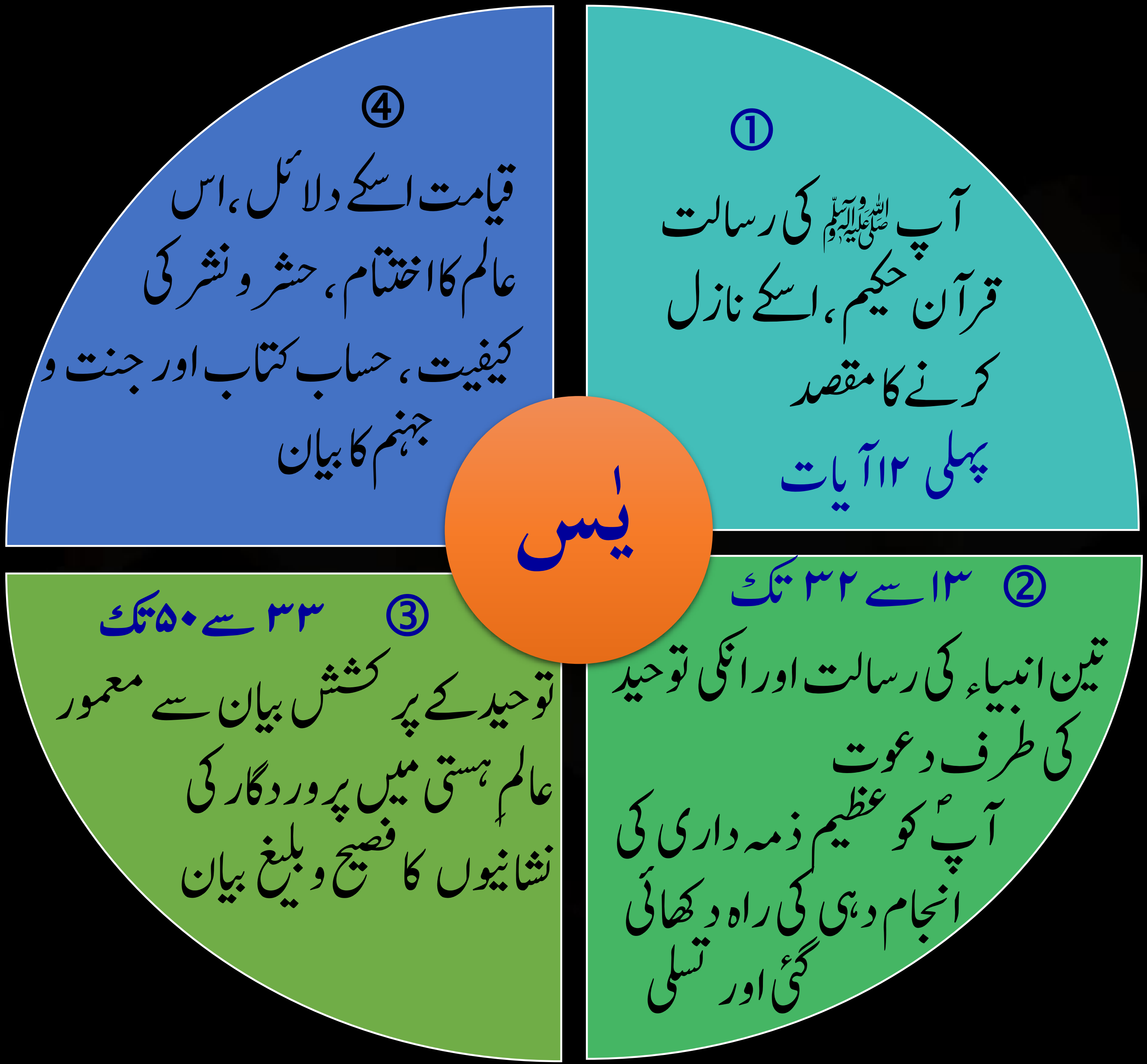
یٰس
①
آپ ﷺ کی رسالت
قرآن حکیم، اسکے نازل
کرنے کا مقصد
پہلی ۱۲ آیات
② ۱۳ سے ۳۲ تک
تین انبیاء کی رسالت اور انکی توحید
کی طرف دعوت
آپؐ کو عظیم ذمہ داری کی
انجام دہی کی راہ دکھائی
گئی اور تسلی
③ ۳۳ سے ۵۰ تک
توحید کے پر کشش بیان سے معمور
عالمِ ہستی میں پروردگار کی
نشانیوں کا فصیح و بلیغ بیان
④
قیامت اسکے دلائل، اس
عالم کا اختتام، حشر و نشر کی
کیفیت، حساب کتاب اور جنت و
جہنم کا بیان

يٰسٓ ۚ ﴿١﴾

يٰسٓ

- یا ، سین - حروف مقطعات میں سے ہیں
- اس کے مرادی معانی کے بارے میں کوئی حتمی قول نہیں ہے
- مفسرین کے مختلف اقوال:

□ پہلا لفظ یا (حرف ندا) سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ صرف نداور منادیٰ سے مل کر ایک جملہ بنا ہے۔اسی لئے اکثر مفسرین نے اس کا ترجمہ اے شخص، اے مرد یا اے انسان سے کیا ہے (ابن عباس، عکرمہ، ضحاک، حسن بصری)

□ بعض مفسرین نے اسے " یا سید " کا مخفف قرار دیا ہے۔اس تاویل کی رو سے ان الفاظ کے مخاطب نبی ﷺ ہیں

يٰسٓ ۚ ①

- یہ اللہ کے ناموں میں سے ایک نام ہے (امام مالکؒ ، احکام القرآن)
- لفظ یٰسین نبی کریم ﷺ کا نام ہے (ابن جبیرؒ ، روح المعانی)

یٰسین کسی کا نام رکھنا کیسا ہے؟

- امام مالک نے اس کو پسند نہیں کیا کہ ان کے نزدیک یہ اسماء آلٰہیہ میں سے ہے، اور اس کے صحیح معنی معلوم نہیں ممکن ہے اسکے ایسے معنی ہوں جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ مخصوص ہیں، جیسے خالق ، رازق وغیرہ
- البتہ اس لفظ کو یاسین کے رسم الخط سے لکھا جائے تو یہ کسی انسان کا نام رکھنا جائز ہے۔ کیونکہ قرآن کریم میں آیا ہے سلام علیٰ آل یاسین (م.ق)

وَ الۡقُرۡاٰنِ الۡحَکِیۡمِ ۙ ②

وَ الۡقُرۡاٰنِ - قسم ہے قرآن کی

الۡحَکِیۡمِ - جو حکمت سے بھرا ہوا ہے

- وَ واؤ قسمیہ ہے
- قسم کے لیئے قرآن میں دوسرے الفاظ و حروف
  - تَ جیسے تاللہ
  - قَسَمَ
  - یَمِیۡن
  - حَلَفَ
  - اِیۡلَا

وَ الۡقُرۡاٰنِ الۡحَکِیۡمِ ۙ﴿۲﴾

- **قرآن کی قسم** : قسم شہادت کے قائم مقام ہوا کرتی ہے۔
- یہ حکمتوں سے لبریز قرآن حکیم اس بات پر قوی شہادت دیتا ہے جو آگے بیان کی جارہی ہے اور وہ یہ کہ
  1. آپ فی الواقع اللہ کے رسول ہیں
  2. اور یہ کہ آپ سیدھی راہ پر گامزن ہیں
- حکمت قرآن، اس کتاب حکیم اور اس کے پیش کرنے والے پیغمبر کی صداقت و حقانیت کی سب سے بڑی اور واضح دلیل ہے
- یہ عظیم الشان اور حکمتوں بھرا کلام جس کی نظیر لانے سے دنیا ساری عاجز ہے خود اس بات کی کھلی دلیل اور واضح ثبوت ہے کہ یہ اللہ کا کلام ہے اور آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں

وَ الۡقُرۡاٰنِ الۡحَکِیۡمِ ۙ ﴿۲﴾

- آپ ﷺ خود تو نبی اُمی لیکن جو قرآن وہ پیش کر رہے ہیں وہ علم و دانش اور حکمت کی باتوں سے لبریز ہے
- اس میں نظم و ضبط ہے، اس میں انفرادی ضرورتوں کا حل بھی ہے اور اجتماعی ضرورتوں کا بھی۔ اِس میں زندگی کے ہر شعبے کے بارے میں مکمل ہدایات موجود ہیں۔ اور کوئی شعبہ دوسرے شعبے سے متصادم نہیں
- اس میں آئین اور قانون بھی ہے، مکارمِ اخلاق بھی ہیں، معاشرت کے اصول بھی ہیں، معیشت کی بنیادیں بھی ہیں، سیاست کے آداب بھی ہیں، بین الاقوامی روابط بھی ہیں، عدالت کا باقاعدہ ایک ضابطہ بھی ہے
- حکمت و دانش سے بھرپور اور بے مثل فصاحت و بلاغت کی حامل یہ کتاب ایک اُمّی شخص کی زبان سے ادا ہو رہی ہے تو اگر اسے اللہ تعالیٰ کا رسول تسلیم نہ کیا جائے تو اس سے بڑھ کر عقل اور فطرت کا کوڑھ اور کیا ہوگا۔ اور کج فکری اور کج روی کی اور دلیل کیا ہوگی

اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۙ ۳

اِنَّكَ - بے شک آپ

لَمِنَ - میں سے ہو

لام تاکید emphatic prefix

الْمُرْسَلِيْنَ - بھیجے ہوئے (رسول)

- مادہ ر س ل
- أرْسَلَ يُرسِلُ ، إرْسَالاً بھیجنا (IV)
- مُرْسَل بھیجا گیا یا بھیجا ہوا مُرسِل: بھیجنے والا، ارسال کرنے والا
- اردو میں : رسول، رسالت، رسالہ، رسائل

http://www.NastaliqOnline.ir

اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۙ ﴿٣﴾

بیشک آپ ضرور رسولوں میں سے ہیں

Most surely you are one of the messengers

عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ؕ ۴

عَلٰى - اوپر

صِرَاطٍ - راستہ

مُّسْتَقِيْمٍ - سیدھا

عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ؕ ۴
سیدھے راستے پر ہو
On a straight path

تَنۡزِیۡلَ الۡعَزِیۡزِ الرَّحِیۡمِ ۙ ﴿۵﴾

تَنۡزِیۡلَ - نازل کردہ ہے (یہ قرآنِ حکیم)

- ماده ن ز ل
- نَزَّلَ یُنَزِّلُ ، تَنْزِیْلاً اتارنا، نازل کرنا (II)
- کسی چیز کا بتدریج اور حسبِ ضرورت اتارنا (مف)
- اردو میں : نازل، نزلہ، نزول، انزال، منزل

الۡعَزِیۡزِ - غالب -ایسی ہستی جس پر کوئی غلبہ نہ پا سکے اور وہ سب پہ غالب ہو

الرَّحِیۡمِ - مہربان ہستی

http://www.NastaliqOnline.ir

تَنۡزِيۡلَ الۡعَزِيۡزِ الرَّحِيۡمِ ۙ ﴿۵﴾

(یہ قرآن) غالب اور رحیم ہستی کا نازل کردہ ہے

It is a Revelation sent down by (Him), the Exalted in Might, Most Merciful

لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ فَهُمْ غٰفِلُوْنَ ﴿٦﴾

لِتُنْذِرَ - تاکہ تم متنبہ کرو

لِ: لام تعلیل Particle of purpose

- مادہ ن ذ ر اَنْذَرَ یُنْذِرُ ، اِنْذارًا خبردار کرنا، ڈرانا
- اِنْذار: باخبر کرنا، اعمال کے نتائج اور روزِ جزاء سے ڈرانا
- ڈر کے مقامات کی وضاحت اور نشاندہی کرکے ڈرانا
- اللہ کے رسولوں کی ذمہ داری قرآن میں اس انذار کا ذکر 127 مرتبہ
- نَذِیْر: ڈرانے والا (آپ ﷺ کا صفاتی نام)
- نَذِیْرا سکی جمع النُّذُر ڈرانے والے (انبیاء و رُسل)

لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ أُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ فَهُمْ غٰفِلُوْنَ ⑥

قَوْمًا - ایک قوم کو (جو)

مَّآ - نہیں

أُنْذِرَ - متنبہ کیے گئے　　مجہول Passive

اٰبَآؤُهُمْ - ان کے باپ دادا (آباء واجداد)

فَهُمْ - پس وہ

غٰفِلُوْنَ - غفلت میں پڑے ہوئے ہیں

- مادہ غ ف ل غَفَلَ یَغْفُلُ ، غَفْلَةً غافل ہونا
- حقائق کی معرفت سے بے خبر ہونا　اردو میں: غافل، غفلت، تغافل

لِتُنذِرَ قَوۡمًا مَّآ أُنذِرَ ءَابَآؤُهُمۡ فَهُمۡ غَٰفِلُونَ ۝٦

- قران کی تنزیل کی غایت - اِنْذار
  - قرآن الکریم کا ایک بہت بڑا موضوع - بہت زیادہ اہمیت کا حامل
  - قرآن کی 127 آیات اس موضوع سے متعلق
  - انبیاء اور رسولوں کو اس لیئے بھیجا کہ وہ خبردار کردیں
  - کیسے خبردار کریں ؟ کتابوں کو ذریعے اور اب اس قرآن کے ذریعے
  - اس آیت میں قرآن کی تنزیل کی غایت یہی بتائی گئ
  - آپ ﷺ نے انذار اور تبشیر تبلیغ اور تذکیر ، موعظت اور نصیحت ، تعلیم اور تربیت ، تزکیہ اور تصفیہ ، تطہیر اور تعمیر اسی قرآن کے ذریعے سے فرمائی

لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ فَهُمْ غٰفِلُوْنَ ﴿٦﴾

- دو ترجمے ممکن ہیں
- تم خبر دار کرو ایک ایسی قوم کو جس کے باپ دادا خبر دار نہ کیے گئے تھے
- ایک مطلب یہ ہو سکتا ہے کہ باپ دادا سے مراد زمانۂ قریب کے باپ دادا ہوں گے، کیونکہ زمانۂ بعید میں تو عرب کی سرزمین میں متعدد انبیاء آچکے تھے (جیسے ابراہیمؑ، اسماعیلؑ، شعیبؑ وغیرہ)
- "تم ڈراؤ ایک قوم کے لوگوں کو اُسی بات سے جس سے ان کے باپ دادا ڈرائے گئے تھے، کیونکہ وہ غفلت میں پڑے ہوئے ہیں"
- دوسرا مطلب: قدیم زمانے میں جو پیغام انبیاء کے ذریعہ سے اس قوم کے آباؤاجداد کے پاس آیا تھا اس کی اب پھر تجدید کرو، کیونکہ یہ لوگ اسے فراموش کر گئے ہیں

http://www.NastaliqOnline.ir

لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ فَهُمْ غٰفِلُوْنَ ﴿٦﴾

تاکہ تم خبردار کرو ایک ایسی قوم کو جس کے باپ دادا خبردار نہ کیے گئے تھے اور اس وجہ سے وہ غفلت میں پڑے ہوئے ہیں

so that thou may warn people whose forefathers had not been warned, and who therefore remain heedless (of the Signs of Allah).

لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰٓى اَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝٧

لَقَدْ - یقیناً

حَقَّ الْقَوْلُ - ثابت ہو چکی ہے بات

- حَقَّ يَحِقُّ ثابت ہونا، سچ ہونا، صحیح ہونا
- حق: سچ، مطابقت، جو چیز ثابت ہو، جو چیز / عمل حکمت کے مطابق ہو

عَلٰٓى اَكْثَرِهِمْ - ان میں سے اکثر پر

فَهُمْ - لہٰذا وہ

لَا يُؤْمِنُوْنَ - ایمان نہیں لائیں گے

http://www.NastaliqOnline.ir

لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰٓى اَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝٧

ان میں سے اکثر پر (اللہ کی) بات پوری ہو چکی ہے
سو وہ ایمان نہیں لائیں گے

Indeed, the word (of God) has come true against most of them: for they will not believe.

إِنَّا جَعَلْنَا فِىٓ أَعْنَاقِهِمْ أَغْلَٰلًا فَهِىَ إِلَى ٱلْأَذْقَانِ فَهُم مُّقْمَحُونَ ﴿٨﴾

إِنَّا - بلاشبہ ہم نے

جَعَلْنَا - ہم نے ڈال دیے ہیں جَعَلَ بنانا

فِىٓ أَعْنَاقِهِمْ - ان کی گردنوں میں عُنق جمع اَعْنَاق Neck(s)

- عُنق گردن یا گلا
- اردو میں : معانقہ (باہم گردنیں ملانا)، عنیق (بطور نام)
- گردن اور اس سے متعلق ۳ دیگر لفظ (جِيْد، رَقَبَہ اور وَتِيْن) بھی

أَغْلَٰلًا - طوق Iron collars

- غُلّ جمع اَغْلال

اِنَّا جَعَلۡنَا فِيۡۤ اَعۡنَاقِهِمۡ اَغۡلٰلًا فَهِىَ اِلَى الۡاَذۡقَانِ فَهُمۡ مُّقۡمَحُوۡنَ ۝٨

- غُلّ (اَغۡلال): ہر وہ چیز جس سے کسی کے اعضاء کو جکڑ کر اسکے وسط میں باندھ دیا جائے (مف)
- اسکا اطلاق ہتھکڑی (Handcuff) بیڑیاں (shackles) اور طوق Iron (collars) سب پر ہوتا ہے

فَهِىَ - پس وہ

اِلَى الۡاَذۡقَانِ - ٹھوڑیوں تک ہیں ذَقَن جمع اَذۡقَان Chin(s)

فَهُمۡ - پس وہ

مُّقۡمَحُوۡنَ - سر اوپر اٹھائے ہوئے ہیں مادہ: ق م ح

قرآن میں صرف ایک مرتبہ

- أَقْمَحَ (IV) گردن پھنسنے کی وجہ سے سر کو اوپر اٹھائے ہوئے ہونا

http://www.NastaliqOnline.ir

إِنَّا جَعَلْنَا فِىٓ أَعْنَاقِهِمْ أَغْلَٰلًا فَهِىَ إِلَى ٱلْأَذْقَانِ
فَهُم مُّقْمَحُونَ ⑧

ہم نے اُن کی گردنوں میں طوق ڈال دیے ہیں جن سے وہ
ٹھوڑیوں تک جکڑے گئے ہیں، اس لیے وہ سر اٹھائے
کھڑے ہیں

We have put yokes round their necks right up to their chins, so that their heads are forced up (and they cannot see)

وَجَعَلۡنَا مِنۡۢ بَيۡنِ اَيۡدِيۡهِمۡ سَدًّا وَّمِنۡ خَلۡفِهِمۡ سَدًّا فَاَغۡشَيۡنٰهُمۡ فَهُمۡ لَا يُبۡصِرُوۡنَ ۝٩

وَجَعَلۡنَا - اور بنادی ہے ہم نے

مِنۡۢ بَيۡنِ اَيۡدِيۡهِمۡ - ان کے آگے (لفظی معانی: ان کے ہاتھوں کے درمیان)

- بَيۡنَ اَيۡدِی / بَيۡنَ يَدَيه سامنے یا آگے کے معنوں میں ہی آتا ہے

سَدًّا - ایک دیوار

- سَدَّ: کسی شگاف کو پر کرنا سدّ: دیوار، آڑ (جو تعمیر کی گئی ہو)
- قول سدید: متوازن، ٹھوس سیدھی بات جسے کوئی تشنگی باقی نہ رہے
- اردو میں: سدِّ راہ، سدِّ سکندر، سدِّ باب، مسدود، انسداد

وَّمِنۡ خَلۡفِهِمۡ سَدًّا - اور ان کے پیچھے ایک دیوار

وَجَعَلْنَا مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ۝٩

فَاَغْشَيْنٰهُمْ پھر ڈھانک دیا ہے ہم نے انہیں

- مادہ غ ش ی غَشِيَ يَغْشَى
- أغْشَى يُغْشِي ڈھانپ دینا (IV)
- غشی : انسانی جسم کی وہ حالت جو عقل کو ڈھانپ دے
- غِشَاوَة: پردہ، ہر وہ چیز جس سے کسی دوسری چیز کو ڈھانپ دیا جائے
- الغاشیہ چھا جانے والی (قیامت)

فَهُمْ - پس وہ

لَا يُبْصِرُوْنَ - کچھ نہیں دیکھتے

بَصُرَ يَبْصُرُ بَصَارَةً.... دیکھنا

http://www.NastaliqOnline.ir

وَ جَعَلْنَا مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّ مِنْ خَلْفِهِمْ
سَدًّا فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ﴿۹﴾

ہم نے ایک دیوار اُن کے آگے کھڑی کر دی ہے اور
ایک دیوار اُن کے پیچھے۔ ہم نے انہیں ڈھانک دیا ہے
لہٰذا وہ کچھ نہیں دیکھ سکتے

And We have put a barrier in front of them and a barrier behind them, and further, We have covered them up; so that they cannot see

وَ سَوَآءٌ عَلَيۡهِمۡ ءَاَنۡذَرۡتَهُمۡ اَمۡ لَمۡ تُنۡذِرۡهُمۡ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۱۰﴾

وَ سَوَآءٌ - اور برابر ہے   سواء : برابر، درمیان، سیدھا

- مادہ: س و ي
- اردو میں: استواء (زمین کو ۲ حصوں میں تقسیم کرتا ہے) مساوی، مساوات

عَلَيۡهِمۡ - ان پر / ان کے لیئے

ءَاَنۡذَرۡتَهُمۡ- خواہ تم خبردار کرو انہیں

ءَ: همزة التسوية Equalization particle

اَمۡ لَمۡ - یا نہ کرو

اَمۡ-حرف عطف coordinating conjunction

لَمۡ - حرف نفی

تُنۡذِرۡهُمۡ - تم خبردار کرو انہیں

لَا يُؤۡمِنُوۡنَ - یہ نہ مانیں گے (یہ ایمان نہ لائیں گے)

وَ سَوَآءٌ عَلَيۡهِمۡ ءَاَنۡذَرۡتَهُمۡ اَمۡ لَمۡ تُنۡذِرۡهُمۡ
لَا يُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۱۰﴾

اور یکساں ہے ان کے لیے خواہ تم انہیں خبردار کرو یا نہ
کرو وہ ایمان نہیں لائیں گے

The same is it to them whether you admonish them or you do not admonish them: they will not believe.

http://www.NastaliqOnline.ir

اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَخَشِیَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَیْبِ

Preventive particle کلمۂ حصر

اِنَّمَا - صرف

- کلمۂ حصر : ایسا کلمہ جو معنوں کو محدود کر دیتا ہے

تُنْذِرُ - آپ خبردار کر سکتے ہو (اس کو)

مَنِ اتَّبَعَ - جس نے پیروی کی

الذِّکْرَ - نصیحت کی

وَخَشِیَ الرَّحْمٰنَ - اور ڈرا رحمٰن سے

- خَشِيَ يَخْشَى ڈرنا (ایسا ڈر جو کسی چیز کی عظمت کی وجہ سے ہو)

بِالْغَیْبِ - بن دیکھے

فَبَشِّرۡهُ بِمَغۡفِرَةٍ وَّ اَجۡرٍ كَرِيۡمٍ ﴿۱۱﴾

فَبَشِّرۡهُ - پس خوشخبری دے دو اسے

- بَشَّرَ يُبَشِّرُ ، تَبْشِيرًا خوشخبری دینا
- اردو میں : بشارت ، مبشر، بشیر

بِمَغۡفِرَةٍ - مغفرت (بخشش) کی

- غَفَرَ يَغْفِرُ ، غُفْرَانٌ... ڈھانپ دینا ، محفوظ کرنا
- اللہ کی طرف سے مغفرت : وہ انسان کو گناہوں کی عقوبت سے چھپا لے اور سزا سے محفوظ کر لے۔

وَّ اَجۡرٍ كَرِيۡمٍ - اور اجرِ کریم کی

http://www.NastaliqOnline.ir

اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَ خَشِيَ الرَّحْمٰنَ
بِالْغَيْبِ ۚ فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَّ اَجْرٍ كَرِيْمٍ ﴿١١﴾

تم تو اُسی شخص کو خبردار کر سکتے ہی جو نصیحت کی پیروی
کرے اور بے دیکھے خدائے رحمان سے ڈرے۔ اُسے
مغفرت اور اجر کریم کی بشارت دے دو

You can but admonish such a one who follows the Reminder and fears the (Lord) Most Gracious, unseen: give such a one, therefore, good tidings, of Forgiveness and a Reward most generous

آیت ۱۱

- انذار اور پند و نصیحت کس کے لیئے موئثر ہے ؟
  - نصیحت کی پیروی (ذکر کی)
  - پوشیدہ طور پر اللہ سے ڈرنا
- یہ دو اوصاف آمادگی اور صلاحیت ہیں - ایسے لوگ سننے والے کان اور آمادہ دل رکھتے ہیں
- انذار پر یہ اس ذکر (قران کریم) اور رسولؐ کی نصیحت قبول کر لیتے ہیں
- اسکے بر عکس ، ہٹ دھرم ، دل کے اندھے اور غافل لوگ نہ سننے والے کان رکھتے ہیں اور نہ ہی خشیتِ الٰہی کے لیئے آمادگی
- لٰہذا یہ ذکر اور انذار ان کے کسی فائدے کا نہیں

اِنَّا نَحۡنُ نُحۡيِ الۡمَوۡتٰى وَ نَكۡتُبُ مَا قَدَّمُوۡا وَ اٰثَارَهُمۡ ؕ

اِنَّا نَحۡنُ - یقینا ہم ہی

نُحۡيِ - ہم زندہ کریں گے

الۡمَوۡتٰى - مُردوں کو

وَ نَكۡتُبُ اور ہم لکھتے جا رہے ہیں

كَتَبَ يَكۡتُبُ لکھنا

مَا - جو

قَدَّمُوۡا - آگے بھیجے انہوں نے (جو اعمال)

قَدَّمَ يُقَدِّمُ: آگے بھیجنا

- اردو میں : قدم، اقدام، تقدم، تقدیم، قدیم، مقدّم، مقدمہ

وَ اٰثَارَهُمۡ - اور جو باقی چھوڑے انہوں نے

وَكُلَّ شَيۡءٍ اَحۡصَيۡنٰهُ فِيۡۤ اِمَامٍ مُّبِيۡنٍ ﴿۱۲﴾

وَكُلَّ شَيۡءٍ - اور ہر چیز کو

اَحۡصَيۡنٰهُ - گِن رکھا ہے ہم نے (درج کر رکھا ہے ہم نے)

- ماده: ح ص ی حَصَى يَحْصِي : کنکر مارنا
- أَحْصَى يُحْصِي - گننا (IV)
- گننے کے معنی میں کیسے ؟
- عرب پڑھا لکھا نہ ہونے کی بنا پر کنکریوں پہ شمار کرتے تھے
- وَإِنْ تَعُدُّوا نِعْمَتَ اللَّهِ لَا تُحْصُوهَا

فِيۡۤ اِمَامٍ مُّبِيۡنٍ - ایک کھلی (واضح) کتاب میں

- امام: پیشوا ، راستے ، قرآن اور کتاب کے معنوں میں آیا ہے

http://www.NastaliqOnline.ir

إِنَّا نَحْنُ نُحْيِ الْمَوْتٰى وَ نَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَ اٰثَارَهُمْ ۗ
وَ كُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ فِيْٓ اِمَامٍ مُّبِيْنٍ ﴿۱۲﴾

ہم یقیناً ایک روز مردوں کو زندہ کرنے والے ہیں۔ جو کچھ افعال
انہوں نے کیے ہیں وہ سب ہم لکھتے جا رہے ہیں، اور جو کچھ آثار
انہوں نے پیچھے چھوڑے ہیں وہ بھی ہم ثبت کر رہے ہیں۔ ہر چیز
کو ہم نے ایک کھلی کتاب میں درج کر رکھا ہے

Verily We shall give life to the dead, and We record that which they send before and that which they leave behind, and of all things have We taken account in a clear Book

آیت 12

- اللہ تعالیٰ جب مردوں کو زندہ کرے تو لوگوں نے اپنے جو اعمال آگے بھیجے ہیں انہیں محفوظ حالت میں سامنے لایا جائے گا
- اور جو اعمال انھوں نے پیچھے چھوڑے ہیں اور جن کے آثار تادیر زندہ رہے ہیں اور جنھوں نے حالات اور انسانی فکر پر گہرے نقوش چھوڑے ہیں اور جس نے کہیں انسانی تربیت کا کام کیا ہے اور کہیں انسانی بگاڑ کو آگے بڑھایا ہے یہ سب کچھ محفوظ حالت میں نامہ عمل کی صورت میں ان کرنے والوں کے ہاتھوں میں دیا جائے گا
- لہٰذا ! آج ہی حساب کتاب کر لیں کہ آگے کیا بھیج رہے ہیں اور وہ کیا چیز اس دنیا میں چھوڑ کر یا ابتدا کر کے جا رہے ہیں جو نسلوں تک چلتی رہے گی

پہلی 12 آیات

- رسول ﷺ کی رسالت کا اثبات- اور اسکے لیئے کتاب انذار (قرآنِ حکیم کی حکمتوں کی شہادت پیش کی گئ)
- اتباع قرآن کرنے والوں کے لیئے اللہ رحیم ہو گا اس دعوت کو رد کرنے والوں کے لیئے وہ عزیز ہو گا
- اہل ایمان کے لیئے مغفرت اور اجر کریم کی دو بشارتیں دی گئ ہیں
- اللہ کی عزیزیت اسکی قدرت وطاقت اور قانونِ جزاوسزا (Law of reward and punishment) کی دلیل ہے